معتکفین کے لیے گرانقدر تحفہ
اور رہنما تحریر

اعتکافِ مسنون

فضائل، مسائل، دستور العمل



مفتی ساجد الرّحیم غفرلہ

مدیر جامعۃ الحسن ساہیوال
خطیب جامع مسجد بلال فرید ٹاؤن

ناشر: شعبہ امر بالمعروف

جامعۃ الحسن ساہیوال

584/k بلاک نزد جامع مسجد بلال فرید ٹاؤن ساہیوال
0321-6910186 www.dqswl.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضائلِ اعتکاف

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک دن کا بھی اعتکاف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں قائم کر دیتے ہیں، جن کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ (الترغیب: 96/2)

فائدہ: اس روایت میں ایک شرط یہ مذکور ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے اعتکاف کیا جائے، لہٰذا سب سے پہلے تو معتکف کو اپنی نیت پاکیزہ کرنا چاہیے، اور نیت یوں کرے کہ: یااللہ! میں یہ اعتکاف کا مبارک عمل تیری رضا و خوشنودی کے لیے کرتا ہوں۔

اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کا ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرے تو اس کو دو حج اور دو عمروں کے برابر ثواب ملے گا۔ (الترغیب: 96/2)

اور ایک حج کا ثواب یہ ہے کہ آدمی گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اپنی ولادت کے دن گناہوں سے پاک تھا۔

حضور ﷺ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا: معتکف گناہوں سے بچا رہتا ہے (اور اگرچہ معتکف کئی نیک کام نہیں کر سکتا مثلاً جنازہ میں شرکت اور بیمار کی عیادت وغیرہ) لیکن اسے نیک کام کرنے والوں کی طرح نیکیوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ 183/1)

لہٰذا اعتکاف بڑی فضیلت کی چیز ہے، جس طرح مرد کے لیے یہ فضیلتیں ہیں، اسی طرح عورت کو بھی اعتکاف پر یہ فضیلتیں حاصل ہوں گی۔

معتکف کی مثال

معتکف کی مثال اس سوالی کی سی ہے جو پہلے اپنی مطلوبہ چیز گلی کوچوں میں دن میں پانچ سات مرتبہ مانگتا ہے، پھر بالآخر گھر کی چوکھٹ پر آ بیٹھتا ہے کہ اب میں اپنی مطلوبہ چیز لے کر ہی جاؤں گا، تو بالآخر انسان ایسے سوالی کو دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ معتکف بھی پہلے اللہ ربّ العزت سے اپنی حاجات و ضروریات مانگنے کے لیے دن میں پانچ مرتبہ ان کے در (مسجد) میں آتا رہا، بالآخر اب ان کی چوکھٹ پر آ کر بیٹھ ہی گیا کہ اب تو حاجات و ضروریات کی بھیک لے کر ہی جاؤں گا۔ گویا اب معتکف ہمہ تن متوجہ ہو کر اپنی زبانِ حال سے یوں کہہ رہا ہے:

رُخ موڑلوں، رُخ موڑلوں ہر ماعدا سے موڑلوں

میں رہوں اور سامنے بس روئے جاناں رہے

مسائلِ اعتکاف

"عن عائشة رضی الله عنها السنة على المعتكف ان لا يعود المريض ولا يحضر الجنازة ولا يمس المرأة ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة الا لما لا بد منه ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا فی مسجد جامع" (ابوداؤد 357/1)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی عیادت کرے اور نہ جنازہ پڑھنے جائے اور نہ بیوی سے مباشرت کرے اور نہ

مباشرت والے کام کرے اور نہ حاجت ضروریہ کے سوا مسجد سے نکلے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور اعتکاف ایسی مسجد میں ہو گا جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے۔

اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

پہلی بات: یہ معلوم ہوئی کہ معتکف مریض کی عیادت کے لیے نہیں نکل سکتا، اگرچہ مریض قریبی عزیز مثلاً والدین یا اولاد وغیرہ ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر مریض کی طبیعت زیادہ خراب ہو اور معتکف کے علاوہ کوئی اور دوا لانے والا نہ ہو اس صورت میں مریض کے لیے دوا لانے سے گناہ نہیں ہوگا، البتہ اعتکاف بہر حال ٹوٹ جائے گا۔ یہی حکم خود اپنے بیمار ہونے کی حالت میں بھی ہے۔ (فتاوی محمودیہ 240/10)

دوسری بات: یہ معلوم ہوئی کہ معتکف جنازہ وغیرہ میں شریک نہیں ہوسکتا، اگرچہ قریبی عزیز کا ہو، یہاں بھی اگر معتکف کے علاوہ کفن و دفن کا انتظام کرنے والا کوئی اور نہ ہو تو نکلنے سے گناہ نہیں ہوگا، البتہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا جس کی بعد میں قضا لازم ہے۔

(فتاوی محمودیہ 240/10)

تیسری بات: یہ معلوم ہوئی کہ معتکف مباشرت اور لوازم مباشرت بھی نہیں کرسکتا۔

چوتھی بات: **ولایخرج لحاجة الا لما لا بد منه** یعنی معتکف اپنی شرعی اور طبعی حاجات کے لیے مسجد سے نکل سکتا ہے۔ ان حاجات سے متعلقہ مسائل ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔

مسئلہ: پیشاب، پاخانہ اور غسل جنابت کے لیے باہر جانا جائز ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل 624/4)

مسئلہ: معتکف رفع حاجت کے لیے جائے اور بیت الخلاء خالی نہ ہو تو ایسی ضرورت کے وقت وہیں باہر انتظار کرنا جائز ہے۔ (احسن الفتاوی 511/4)

مسئلہ: (قضاء حاجت کو جاتے ہوئے راستے میں) آتے جاتے سلام کرنا، جواب دینا، خیریت بتانا، پوچھنا سب درست ہے، البتہ طبعی ضرورت کو پورا کرنے کے بعد سلام کرنے یا اس کا جواب دینے کے لیے ٹھہرنا منع ہے۔ (فتاوی محمودیہ مع حاشیہ 275/15)

مسئلہ: وضو کرنے کی ایک جگہ قریب ہے اور دوسری ذرا دور ہے تو قریب والی جگہ بہتر ہے، اگر کوئی دشواری ہو تو دور بھی جا سکتا ہے، اسی طرح پیشاب خانے، استنجا خانے اور غسل خانے کا حکم ہے کہ جب تک قریب ترین جگہ پر ضرورت پوری ہوتی ہو تو بلا ضرورت دور نہ جائے۔

(فقہی رسائل 36/2)

مسئلہ: ٹھنڈک کے لیے غسل کی نیت سے جانا معتکف کے لیے جائز نہیں، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ جب پیشاب کا تقاضا ہو تو پیشاب سے فارغ ہو کر غسل خانے میں دو چار لوٹے بدن پر ڈال لیا کریں، جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجایا کریں، الغرض غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، طبعی ضرورت کے لیے جائیں تو بدن پر پانی ڈال سکتے ہیں، اور کپڑے بھی مسجد میں اتار کر جائیں تاکہ غسل خانے میں کپڑے اتارنے کی مقدار بھی ٹھہرنا نہ پڑے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل 633/4)

مسئلہ: اگر مسجد سے پانی ختم ہوجائے تو فرض غسل اور وضوو غیرہ کے لیے اگر سہولت ہو تو مسجد سے باہر قریب ترین جگہ میں جائے، ورنہ اپنے گھر بھی جاسکتا ہے۔ (بدائع الصنائع 287/2)

مسئلہ: احتلام کی صورت میں گرم پانی کے انتظار میں تیمّم کرکے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں، مسجد سے فوراً نکل جائے، مسجد سے باہر پانی گرم ہونے کے انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے۔

(احسن الفتاوی 518/4)

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ یا محراب وغیرہ مسجد کے اندر ہیں تو معتکف مؤذن کو خواہ اذان کے لیے مقرر کیا ہوا ہو یا نہ مقرر کیا ہو، ہر حال میں اذان دینے کے لیے اس جگہ جانا بلاشبہ جائز ہے اور اذان کے علاوہ کسی اور غرض سے اس جگہ جانا مثلاً کھانے، پینے، لیٹنے، بیٹھنے کے لیے بھی درست ہے۔ (فقہی رسائل 33/2)

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ، حجرہ یا محراب کی بغل میں کوئی جگہ مقرر ہے، جو مسجد سے خارج ہے مگر اس میں جانے کا دروازہ مسجد کے اندر سے ہے تو معتکف مؤذن اور غیر مؤذن دونوں کو اس جگہ اذان دینے کے لیے جانا یا کسی اور غرض سے جانا سب جائز ہے۔ (فقہی رسائل 34/2)

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ یا حجرہ وغیرہ اگر مسجد سے خارج ہے اور ان میں جانے کا دروازہ اور راستہ بھی مسجد سے خارج ہے تو معتکف مؤذن اور غیر مؤذن اس جگہ صرف اذان دینے کے لیے جاسکتے ہیں اذان کے علاوہ کسی اور غرض مثلاً کھانا کھانے، لیٹنے، بیٹھنے اور ہوا خوری کے لیے معتکف مؤذن اور غیر مؤذن کسی کو حالت اعتکاف میں اس جگہ جانا جائز نہیں، اور معتکف مؤذن کو بھی اذان دے کر فوراً واپس آجانا چاہیے۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ: اوپر منارہ وغیرہ پر جانے کے لیے جو مسائل لکھے گئے ہیں ان میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ اعتکاف مسنون اور اعتکاف واجب کے لیے ہے، نفلی اعتکاف والا ان جگہوں پر ہر وقت جاسکتا ہے۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ: جو مسجد کئی منزلہ ہو اس کی ہر منزل میں اعتکاف ہوسکتا ہے، اور کسی ایک منزل میں اعتکاف کر لینے کے بعد دوسری منزل پر بھی معتکف جاسکتا ہے بشرطیکہ آنے جانے کا زینہ مسجد کے اندر ہی ہو، حدود مسجد سے باہر نہ ہو۔ اگر مسجد کی حدود سے دو چار سیڑھیاں بھی باہر جاتی ہوں تو بھی جانا جائز نہیں۔ (فقہی رسائل 40/2)

مسئلہ: غسل جمعہ کے لیے معتکف مسجد سے نکل سکتا ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں اختلاف ہے، علماء کی ایک کثیر تعداد اس کی اجازت نہیں دیتی، مگر مفتی اعظم پاکستان، فقیہ العصر، حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے جمعہ کے روز غسل کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ اسے مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ احسن الفتاویٰ (512/4) پر مذکور ہے۔

مسئلہ: جامع مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے تاکہ جمعہ کے لیے مسجد چھوڑ کر جانا نہ پڑے، اور اگر دوسری مسجد میں اعتکاف کرے تو جامع مسجد اتنی دیر پہلے آجائے کہ خطبہ سے پہلے تحیۃ المسجد اور سنتیں پڑھ سکے، اور جمعہ سے فارغ ہوکر فوراً اپنی اعتکاف والی مسجد میں آجائے، جامع مسجد میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے، لیکن اگر وہاں زیادہ دیر ٹھہر گیا تب بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل 630/4)

مسئلہ: اگر گھر سے کھانا لانے کا کوئی دوسرا انتظام نہ ہو سکے تو معتکف خود بھی جا سکتا ہے، مگر بقدر ضرورت یعنی صرف سحری یا افطاری اٹھا کر مسجد میں لے آئے، ضرورت سے زیادہ تاخیر نہ کرے۔(فتاوی حقانیہ 209/4)

یہاں پر کسی کو اشکال ہوسکتا ہے کہ مسائل اعتکاف بڑے سخت ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اعتکاف کا لغوی معنی "بند رہنا" ہے جب معتکف نیت کرتا ہے تو کہتا ہے "اِعْتَکَفْتُ لِرَبِّیْ" میں اپنے رب کے لیے بند ہونے جا رہا ہوں تو یہ سختی بندے نے خود کی ہے اللہ نے نہیں کی، ورنہ غیر معتکف پر تو یہ پابندیاں نہیں ہیں۔

پانچویں بات: ولا اعتکاف الا بصوم یعنی اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہوسکتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص روزہ نہیں رکھتا لیکن اعتکاف بیٹھ جائے تو یہ اعتکاف درست نہ ہوگا، اسی طرح اگر کسی عذر مثلاً بیماری کی وجہ سے معتکف روزہ چھوڑ دے یا سحری کے وقت آنکھ نہ کھلنے کی وجہ سے روزہ چھوڑ دے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

چھٹی بات: اس حدیث میں ایک بات یہ بیان ہوئی ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرنا چاہیے جہاں پنج وقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو، اگر کسی مسجد میں ایک یا دو نمازوں میں جماعت نہ ہوتی ہو اس میں اعتکاف جائز نہیں ہوگا۔

مفسدات ومکروہات اعتکاف

مسئلہ: دوا کے لیے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور اس روز کی قضا لازم ہے البتہ سخت مجبوری کی صورت میں نکلنے کا گناہ نہیں ہوگا، اعتکاف بہرحال فاسد ہوجائے گا۔

(احسن الفتاوی 518/4)

مسئلہ: وضو سے پہلے صابن کے ساتھ ہاتھ منہ دھونے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(ایضاً)

مسئلہ: اسی طرح صرف صابن سے ہاتھ منہ دھونے کے لیے مسجد سے نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(ایضاً)

مسئلہ: وضو کے بعد وضوخانے پر کھڑے ہوکر رومال سے وضو کا پانی خشک کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے۔(ایضاً)

مسئلہ: اگر کسی عذر سے روزہ ٹوٹ جائے تو اعتکاف بھی باقی نہیں رہتا۔

(فتاوی حقانیہ 196/4)

مسئلہ: معتکف بھول کر مسجد سے باہر چلا گیا تو اعتکاف ختم ہوجائے گا۔

(فتاوی محمودیہ 285/10)

مسئلہ: معتکف تھوکنے، ناک صاف کرنے، کھانا کھانے سے پہلے یا بعد میں ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کے لیے مسجد سے باہر نہ جائے۔(فقہی رسائل 29/2)

مسئلہ: منجن یا مسواک وغیرہ وضو کے ساتھ کرسکتا ہے، صرف منجن وغیرہ کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔(احسن الفتاوی 511/4)

مسئلہ: دورانِ اعتکاف بعض معتکفین خاموشی کو عبادت سمجھتے ہیں اور اسے اعتکاف کا حصہ سمجھتے ہیں، واضح رہے کہ اعتکاف میں عبادت سمجھ کر خاموش رہنا مکروہ تحریمی اور گناہ ہے، البتہ

اگر عبادت اوراذ کار کی وجہ سے بولنا کم کر دیتا ہے تو پھر کوئی گناہ نہیں۔ (ردالمحتار 449/2)

مسئلہ: سگریٹ کے عذر شرعی یا طبعی نہ ہونے کی وجہ سے معتکف اپنی عادت پوری کرنے کے لیے مسجد سے باہر نہیں جاسکتا، البتہ بیت الخلاء جاتے آتے تبعاً استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔ (نجم الفتاوی 319/3)

مسئلہ: چادریں معتکف کی تنہائی ویکسوئی اور آرام وغیرہ کے لیے لگائی جاتی ہیں، ورنہ اعتکاف ان کے بغیر بھی ہوسکتا ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل 631/4)

عورتوں کے مسائل اعتکاف

مسئلہ: عورتوں کے لیے بھی اعتکاف مسنون ہے، فقہاء نے اسے مطلقاً مسنون قرار دیا ہے، اور مرد وعورت میں کوئی فرق ذکر نہیں کیا، البتہ اعتکاف کے سلسلے میں مسجد کا جو حق ہے، وہ خواتین کے اعتکاف سے ادا نہیں ہو سکے گا، کیونکہ وہ گھر میں اعتکاف کریں گی، عورتوں کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (کتاب الفتاوی 458/3)

مسئلہ: عورت کے اعتکاف کرنے سے چونکہ مرد کا حق استمتاع (فائدہ حاصل کرنے کا حق) متاثر ہوتا ہے اس لیے عورت کو شوہر سے اجازت لے کر ہی اعتکاف کرنا چاہیے۔ (ایضاً)

مسئلہ: گھر میں کوئی جگہ پہلے ہی سے مقرر کی ہوئی ہے مثلاً وہاں نماز کے لیے چوکی، پڑا یا چٹائی وغیرہ ڈالی ہوئی ہے یا یہ چیزیں ہر وقت نہیں بچھی رہتیں تو بھی مضائقہ نہیں البتہ اکثر وبیشتر اسی جگہ مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنے کی عادت ہے تو یہ نماز پڑھنے کی جگہ عورت کے لیے بمنزلہ مسجد کے ہے۔ اور اگر پہلے سے کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر نہیں کی ہوئی ہے بلکہ کبھی کسی جگہ، کبھی کسی جگہ نماز پڑھا کرتی ہے تو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے کوئی جگہ آئندہ نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر لینا ضروری ہے، نماز کے لیے جگہ مقرر کر لینے کے بعد وہاں اعتکاف کی نیت سے بیٹھے، اب یہ جگہ اس کے لیے ایسے ہوگئی جیسے مرد کے لیے مسجد ہوتی ہے، جس طرح مرد کے مسجد سے باہر چلے جانے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح عورت کے اعتکاف کی مخصوص جگہ سے بلا عذر باہر آجانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (فقہی رسائل 47/2)

مسئلہ: جب عورت اپنی اعتکاف گاہ میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہو جائے تو اب اس جگہ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہونا جائز نہیں، اگر ایسا کیا تو اعتکاف قائم نہ رہے گا خواہ دوسری جگہ جہاں منتقل ہوئی ہے اسی کمرے کے اندر ہو جس میں اعتکاف گاہ ہے خواہ اس کمرے کے علاوہ کسی دوسرے کمرے میں ہو۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ: اگر اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے کوئی جگہ نماز پڑھنے کے لیے مقرر نہیں ہے اور نہ اعتکاف میں داخل ہونے سے پہلے متعین کی بلکہ جہاں دل چاہا اعتکاف بیٹھ گئی تو یہ اعتکاف صحیح نہ ہوگا۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ: عورت نے نماز پڑھنے کی جگہ تو مخصوص کر رکھی ہے لیکن اعتکاف اس جگہ نہیں کیا بلکہ کسی سہولت وغیرہ کی غرض سے کسی دوسری جگہ بیٹھ گئی تو یہ اعتکاف بھی درست نہ ہوگا، یہ ایسا ہی ہوا کہ مرد اپنی سہولت کی خاطر مسجد چھوڑ کر مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرے، تو جس طرح مرد کا اعتکاف نہ ہوا اسی طرح عورت کا بھی اعتکاف درست نہ ہوگا۔ (فقہی رسائل 48/2)

مسئلہ: ہاں عورت کو اپنی نماز کی جگہ تبدیل کرنے کا اختیار ہے، ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ مقرر کر سکتی ہے جیسے سردیوں میں ایک جگہ ہوتی ہے اور گرمیوں میں دوسری جگہ ہوتی ہے، لہٰذا اگر اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے جہاں اعتکاف کرنا چاہتی ہے یہ نیت کر لے کہ آئندہ نماز اسی جگہ پڑھا کروں گی تو اس نیت کر لینے کے بعد وہاں اعتکاف میں بیٹھنا درست ہو جائے گا۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ: اگر عورت کو اعتکاف میں حیض آ جائے تو جس روز حیض شروع ہوا اسی ایک روز کی قضاء واجب ہے۔ (احسن الفتاویٰ 512/4)

مسنون اعتکاف کی قضا کا حکم

عشرہ اخیرہ رمضان کے مسنون اعتکاف میں صرف اس دن کی قضا واجب ہے جس دن اعتکاف ٹوٹا، فساد کے بعد یہ اعتکاف نفل ہو گیا، ایک دن کی قضا چاہے رمضان ہی میں کر لے یا رمضان کے بعد نفل روزے کے ساتھ کر لے۔ ایک دن کی قضا میں، رات دن دونوں کی قضا واجب ہے یا صرف دن کی؟ اس سے متعلق کوئی صریح جزئیہ تو نظر سے نہیں گزرا، قواعد سے یوں مفہوم ہوتا ہے کہ اعتکاف دن میں فاسد ہوا تو صرف دن کی قضا واجب ہوگی، صبح صادق سے قبل شروع کر کے غروب آفتاب تک اعتکاف کرے، اور اگر رات میں فاسد ہوا تو رات دن دونوں کی قضا واجب ہے، غروب آفتاب سے قبل شروع کر کے دوسرے روز غروب کے بعد ختم کرے۔

(احسن الفتاوی 512/4)

معتکف کے لیے مختصر دستور العمل

معتکف کو درج ذیل دستور کی پابندی کرنی چاہیے، کیونکہ وہ دربار خداوندی میں اسی مقصد کے لیے حاضر ہوا ہے، اس کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔

1

مغرب کی نماز کے بعد کم از کم چھ رکعات نفل اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات نفل اوّابین ادا کریں، پھر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر بدن پر دم کر لیں، اس کے بعد مختصر طعام اور مختصر آرام کر لیں پھر نماز عشاء کی تیاری اور صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔

2

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی نیت سے کسی مستند معتبر دینی کتاب کا مطالعہ کریں، یا کسی مستند اور معتبر عالم کے درس میں شرکت کریں، اگر ایسا درس ہوتا ہو۔ نیز شب قدر میں مطالعہ سے فارغ ہو کر جب تک طبیعت میں بشاشت رہے ذکر و تلاوت اور نوافل میں مشغول رہیں اور جب سونے کو دل چاہے تو پوری طرح سنت کے مطابق قبلہ رو ہو کر (اگر ممکن ہو) سو جائیں۔

3

صبح صادق سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں، طبعی ضروریات سے فارغ ہو کر سنت کے مطابق وضو کر لیں، اور تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو اور تہجد کی نفلیں ادا کریں اور نوافل سے فارغ ہو کر کچھ دیر خاموشی سے ذکر و تسبیح میں مشغول رہیں، پھر خاموشی سے خوب رو رو کر جملہ مقاصد حسنہ اور فلاح دارین کی دعا مانگیں۔

4

صبح صادق سے کوئی پون گھنٹہ پہلے سحری کھائیں اور سحری سے فارغ ہو کر نماز فجر کی تیاری کریں، صف اول اور تکبیر اولیٰ کا خیال رکھیں، جب تک نماز کے انتظار میں رہیں استغفار کرتے رہیں۔

5

نماز فجر سے فارغ ہو کر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر پورے جسم پر دم کریں اور سبحان الله، الحمد لله، الله اکبر، استغفر الله اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھیں۔

6

اشراق کے وقت کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 8 رکعات (راجح قول کے مطابق 4 رکعات) نفل ادا کریں، پھر آرام کریں اور چاشت کے وقت بیدار ہو کر کم از کم 2 رکعات اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعات نفل چاشت کی ادا کریں اور جتنا ہو سکے صحیح تلفظ کے ساتھ کلام پاک کی تلاوت کریں۔

7

جب زوال ہو جائے تو چار رکعت نفل سنن زوال ادا کریں (غالباً اس سے مراد ظہر کی پہلی چار سنتیں ہیں) اور نماز ظہر کے انتظار میں صف اول میں بیٹھیں اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں، ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر صلوٰۃ التسبیح پڑھیں اور تلاوت کریں، پھر اگر کچھ تھکن محسوس کریں تو کچھ آرام کرلیں۔

8

نماز عصر سے کوئی آدھا گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں، وضو کر کے تحیۃ الوضو اور دیگر نوافل پڑھ کر نماز عصر کا انتظار کریں اور نماز عصر سے فارغ ہو کر مختصر تلاوت کریں پھر وہ تسبیحات کریں جن کا ذکر نمبر پانچ میں گزرا، پھر ہمہ تن دعا میں مشغول رہیں۔ یہ وقت نہایت گراں قدر ہے اس کو افطاری کی تیاری میں ضائع نہ ہونے دیں۔

9

جو باتیں حالت اعتکاف میں مکروہ اور منع ہیں ان سے مکمل طور پر اجتناب کریں....

10

معتکف پر لازم ہے کہ صف اول میں خود آ کر بیٹھے ایسا نہ کرے کہ خود تو کہیں اور ہو اور تولیہ اور چادر وغیرہ سے جگہ روکے رکھے۔ اور اپنے ہر قول و فعل، نشست و برخاست اور طرز عمل سے دوسرے معتکفین اور نمازیوں کو تکلیف پہنچنے سے بچانے کا اہتمام رکھے، اپنی صفائی کا بھی خاص خیال رکھے اور مسجد کی صفائی کا بھی بہت اہتمام رکھے۔ (فقہی رسائل 56/2)

نوٹ: رمضان کے مبارک لمحات کو قیمتی بنانے اور رمضان سے متعلق دیگر مفید سلسلوں مثلاً: روزہ، تراویح، صدقہ وزکوٰۃ، اعتکاف اور شب قدر وغیرہ کے فضائل و مسائل پر مشتمل جامعۃ الحسن ساہیوال سے جاری ہونے والا ماہنامہ "**دین کی دنیا**" ساہیوال کا رمضان المبارک کا شمارہ خود بھی پڑھیں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

برائے ایصالِ ثواب:

سول جج طاہر اسحاق خان (مرحوم)